بلوچستان میں صحابہ کرامؓ کی آمد اور اشاعتِ اسلام

(تاریخی و تحقیقی جائزہ)

(Arrival of sahab RA in Balochistan And Publication Of Islam)

(Historical And Scholary Review)

امان اللہ[1]

Abstract:

In this short research article, we have presented a brief research over the topic how the advent of Arab Conquerors put impact over Balochistan, a province of Islamic Republic of Pakistan. The deeply influenced here by their culture, they preached islam and spread the Islamic teaching here, it has been proved in this article that the advent of Arab Conquerors into Balochistan not only affected its culture but also developed the Islamic sciences in this region and opeded here the path for the publication of Islam that caused deep influence over sub-continent and the whole region. The main topic of this article is to describe the arrival of Shaba (RZ) and their publication of the Islam. Under the title we point out those twenty five Shaba (RZ) who came in Balochistan and due to their arrival and preaching, evolution of ideal civilization was started.

Keywords: *Balochistan, Islam, Conquerors, Shaba(RZ), Advent*

بلوچستان: مختصر تاریخ وجغرافیہ

بلوچستان کو رقبہ کے لحاظ سے مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے، یہ تقریباً ۴۵٪ فی صد پر مشتمل وطن عزیز کا وسیع وعریض قطعہ ہے، جس کی سرحد شمال مشرق کی طرف افغانستان کو چھوتی ہے تو مغرب میں ایران کو، یہ معاشی، معاشرتی، سیاسی، دفاعی، تمدنی، علمی اور تجارتی غرض کئی لحاظ سے ملک کے بہترین قطعات میں سے ہے۔ ماضی بعید میں بھی اس کی اہمیت مسلمہ حیثیت کی حامل تھی، جب بھی برصغیر پر حملہ آوروں کا گذر ہوا وہ اسی خطے سے یہاں وارد ہوئے، اگر سرزمینِ ہند میں آریاؤں کی آمد کا ذکر ہو تو وہ مذکورہ خطے سے ہوا، پارسیوں کی مذہبی کتاب ''اوستا'' میں بھی بلوچستان کا ذکر ہے جس میں بلوچستان کا ذکر ''پشینیا'' سے کیا گیا ہے، اس طرح یونان

---

[1] پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، وفاقی جامعہ اردو، شعبہ علوم اسلامیہ، کلیہ معارف اسلامیہ، عبدالحق کیمپس، کراچی

کے مؤرخین میں ہیروڈائس ہسٹریو نے بھی اپنی تحریر میں بلوچستان کا ذکر کیا ہے۔

مذکورہ خطے کا علاقہ ژوب (موجودہ بلوچستان کا ڈویژن) جس میں "دو ہزار قبل مسیح کے قریب آریاؤں کی لوٹ مار اور اس علاقہ کی تباہی و بربادی کے آثار ملتے ہیں"۔(۱) یونان کے باشندوں نے اس علاقے کو مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے ،مثلاً "جھالاوان اور مکران کو گدروشیا کیچ (موجودہ تربت) کو کیز گوادر کو کوڈ گا سیر اپکھی، ساراوان کو آرکو سیا اور قندھار کو ورنجیانا" وغیرہ۔(۲) ریاستِ مکران کی سرحد (قبل از قیام پاکستان) سندھ کے ساتھ تھی، جبکہ دوسری طرف ملتان واقع تھا اور یہ علاقہ قیقان تک پھیلا ہوا تھا۔

"کتاب البداء والتاریخ" کے مؤلف: المطہر بن طاہر المقدسی نے اس کا ذکر یوں کیا ہے کہ:

" فاما مكران تمتد الىٰ قيقان من ارض السند وفيه مد ن وكوركثيرة ثم الىٰ مولتان تسمىٰ فرج بيت الذ هب لأن محمد بن يوسف لما افتتحهااصاب بهاربعين بهاراً من الذ هب والبهارثلاثمائة وثلاثة وثلاثون منا ذهبأثم يتصل حدود مولتان بحدودالهند واماسجستان فمشارقها ارض كابل ومغاربهاكرمان وجنوبهامكران وقيقان وشمالهاقہستان وخراسان"۔(۳)

ترجمہ: "جہاں تک مکران کی بات ہے تو وہ قیقان تک پھیلا ہوا ہے، جو سندھ کی اراضی میں سے ہے جس میں بہت سے شہر اور بستیاں ہیں، پھر یہاں سے ہوتے ہوئے ملتان تک پھیلا ہوا ہے، جسے سونے کا گھر کہا جاتا ہے۔ اس لئے محمد بن یوسف نے جب اس کو فتح کیا، انہیں یہاں سے چالیس بھار سونا ملا اور ایک بھار کا وزن تین سو تینتیس من کا ہوتا ہے، ملتان کی حدود ہندوستان کی حدود کے ساتھ متصل ہے اور جہاں تک بجستان کا تعلق ہے تو اس کے مشرق میں کابل اور مغرب میں کرمان ہے اور جنوب میں مکران اور شمال میں قہستان اور خراسان واقع ہیں"۔

یہاں کا ایک علاقہ مہرگڑھ ہے، جہاں سے قدیم تہذیب کے نمایاں اثرات دریافت ہوئے ہیں، ماہرین کے مطابق "آریائی اور دراوڑ سے بہت پہلے دریائے بولان پر مہرگڑھ کے قریب اولین تہذیب کے آثار ملتے ہیں جو چھ ہزار سال قبل مسیح یعنی پتھر کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔"(۴)

عرب مؤرخین نے اپنی تحریروں میں دیبل کو گنداوہ یا قندابیل (۵) جبکہ قلات کو قیقان اور خضدار کو قصدار یا قزدار کے ناموں سے پکارا ہے۔"(۶)

قدیم ترین عرب جغرافیہ نویس ابن خرداذبہ نے بلادِ سندھ میں ان شہروں کو شمار کیا ہے۔

"قیقان (کیگان، قلات) مکران، مید، قندھار (گندھارا) قصدار (خضدار) بوقان، قندابیل قحر پور، ارمائیل، دیبل۔"(۷)

قدیم جغرافیہ میں سندھ و بلوچستان حتیٰ کہ ہندوستان کے بعض علاقے بھی سندھ میں شمار کئے جاتے تھے، اور انہیں "سندھ و ہند" سے تعبیر کیا جاتا تھا۔

یہ خطہ بلوچستان کا ایک علاقہ ہے، جسے زمانہ قدیم میں بوقان کہا جاتا تھا "کتاب الانساب" کے مؤلف عبدالکریم بن محمد بن منصور التمیمی السمعانی المروزی نے علمائے خضدار کے متعلق لکھا ہے کہ:

"ابومحمد بن جعفر الخطاب القصد اری كان فقيهأزاهد أسكن بلخ ،وهو من قصدار سمع ابا الفضل عبدالصمد بن محمد بن نصير القاضى" ۔(۸)

ترجمہ: "ابو محمد جعفر بن خطاب قصداری (موجودہ خضدار) وہ فقیہ اور زاہد تھے"۔

جبکہ موجودہ بلوچستان کا علاقہ مکران آغاز ہی سے تاریخی اہمیت کا حامل رہا ہے، جس کا پرانا نام "مکران بن فارک بن سام ابن نوح

''تھا جسے بعد کے لوگوں نے موکران کے بجائے مکران پکارنا اور لکھنا شروع کیا۔(۹)

پانچویں صدی ہجری کے عظیم محدث حضرت امام ابوداؤد سیبویہ بن اسمٰعیلؒ کا اسم گرامی بھی علمائے خضدار میں آتا ہے، جس کے بعد آپؒ مکہ مکرمہ تشریف لے جا کر وہیں درسِ حدیث میں مصروف ہو گئے۔''(۱۰) غرض اسی طرح اگر بہ نگاہ غائر بلوچستان سے متعلق تاریخی کتب کی ورق گردانی کی جائے تو یہ بات واضح ہوگی کہ محلِ وقوع کے لحاظ سے بلوچستان کی جغرافیائی، معاشی، تمدنی اور سیاسی و دفاعی حیثیت تاریخ کے مختلف ادوار نہ صرف اہمیت کی حامل تھی بلکہ آج بھی یہ خطہ محل وقوع کے اعتبار سے مثالی اہمیت کا حامل ہے۔

بلوچستان میں صحابہ کرامؓ کا ورودِ مسعود اور اسلام کی آمد کا مختصر تاریخی جائزہ:

اس بحث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بلوچستان ایک تاریخی اور قدیمی خطہ ہے، اگرچہ دورِ رسالت ﷺ میں براہِ راست مسلمانوں کی یہاں آمد اور اشاعتِ اسلام کے متعلق کوئی تاریخی شواہد موجود نہیں ہیں، لیکن قبل از اسلام یہاں سے عرب کے تجارتی قافلوں کا گذر اور جنوبی ایشاء میں تجارت بلوچستان ہی کے خطہ کے ذریعہ ہوتی تھی۔ اسلامی تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام سے قبل برصغیر کے باشندوں اور اہل عرب میں بہت سی چیزیں مشترک تھیں، دونوں بت پرست تھے، دونوں پتھر، لکڑی اور مٹی کے بت تراشتے اور انہیں پوجتے تھے، دونوں خطوں کے باشندے بہت سے وساوس واوہام کا شکار تھے۔''(۱۱)

> رسول اکرم ﷺ نے جب مختلف علاقوں اور ملکوں کے سرداروں اور حکمرانوں کو دعوتِ اسلام کے خطوط لکھے تو برصغیر کے جو لوگ عرب کے بعض علاقوں میں سکونت پذیر تھے، یا تجارت وغیرہ کے سلسلے میں ان سے تعلق رکھتے تھے، انہیں بھی اس کا علم ہوا، اس طرح رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور دعوتِ اسلام کی اطلاع اہل ہند کو ہوئی اور وہ اس دعوت سے دینی و فکری اعتبار سے متاثر ہوئے۔(۱۲) اس طرح خطہ بلوچستان بھی اسلام کے نور سے ابتدائی طور پر منور ہوا، اور اس خطے پر اسلام کے اولین نقوش مرتب ہوئے، بعد ازاں متعدد صحابہ کرامؓ دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا عزم مصمم لیے اس خطے میں وارد ہوئے۔ دوسرا یہ کہ ہجرتِ مدینہ اور فتح مکہ کے بعد اسلام کی روشنی جزیرۂ عرب کے اطراف واکناف میں مزید تیزی سے پھیلنے لگی ایک تو حضرات صحابہ کرامؓ نے اشاعتِ اسلام کی خاطر یہاں آ کر اسلام پھیلایا، دوسرا یہ کہ عرب تاجر مذکورہ خطے میں سامانِ تجارت لایا کرتے تھے، عرب تاجروں کی یہاں آمد اور دعوت وتبلیغ کی بدولت اس علاقے کے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے، اس طرح یہاں کے مقامی لوگوں پر اسلام کے گہرے نقوش مرتب ہوئے، اگرچہ کتبِ احادیث میں اس خطے کا براہِ راست تذکرہ نہیں ملتا، تاہم سندھ اور ہندوستان کے ضمن میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

عہدِ فاروقیؓ سے فتوحاتِ اسلامی کا سلسلہ شروع ہوا، جو خلیفہ چہارم حضرت علیؓ اور ان کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے دور سے ہوتا ہوا بعد کے دور تک جاری رہا بلوچستان کے کئی ایسے مقامات ہیں جنہیں ایک تو صحابہ کرامؓ کی قدم بوسی کا شرف نصیب ہوا اور دوسرا یہ کہ تاریخی آثار وقرائن اس امر کی شہادت دیتے نظر آتے ہے کہ، ژوب اور خضدار کے مقامات پر صحابہ کرامؓ کی قبریں بھی موجود ہیں۔(۱۳) تاریخی قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ عہدِ فاروقیؓ میں بعض صحابہ کرامؓ کرمان اور مکران کے علاقوں میں وارد ہوئے، وہاں جنگیں لڑیں اور اس نواح کے بہت سے حصوں کو فتح کیا، روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے، بعض صحابہؓ ان کچھ کے علاقے میں بھی تبلیغ اسلام اور جہاد کے لئے تشریف لائے، جس سے عربی کتب

میں ''کس'' لکھا گیا ہے، یہ علاقہ جغرافیائی صورت حال کے مطابق ہندوستان میں واقع ہے اور اس کی حدود ایک طرف صوبہ گجرات دوسری طرف راجستھان اور تیسری جانب صوبہ سندھ سے ملحق ہیں۔ قلات، لسبیلہ اور بلوچستان کے بعض علاقوں کو بھی چند صحابہ کرامؓ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا، عربی تاریخ کی کتب میں اسے بلوص (ص کے ساتھ) اور بلوس (س کے ساتھ) بھی لکھا گیا ہے۔ (۱۴) خلفائے راشدینؓ کے مختلف ادوار میں جو حضرات صحابہ کرامؓ سرزمین بلوچستان پر تشریف لائے ان کا مختصراً تذکرہ درج ذیل ہے۔

عہد رسالت ﷺ میں اگرچہ مسلمانوں (صحابہ کرامؓ) نے اس علاقہ کا باقاعدہ طور پر رخ کیا اور نہ ہی باقاعدہ لشکر کشی کی تھی، حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں فتوحات کا آغاز ہوا تو مذکورہ خطے کے علاقہ ''مکران'' کے متعلق حکم بن عمروؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو یہاں کے حالات کے حوالے سے ایک پیغام بھیجا اور اس میں کہا کہ:

"یا امیر المئومنین! ارض سهلها جبل و ماوهاوشل وثمرها دقل وعدوها بطل وخيرها قليل وشرها طويل والكثير بها قليل والقليل بها ضائع و ماورائها شر منها فقال عمرؓ اسجاع انت ام مخبر؟فقال لا مخبر فكتب عمرؓ الی حكم بن عمروؓ ان لايغزو بعد ذلک مكران وليقتصروا علیٰ مادون النهر"۔ (۱۵)

ترجمہ: ''امیر المومنین! یہاں پانی کی قلت ہے، کھجور ادنیٰ قسم کی ہوتی ہے، دشمن بہادر ہیں، اس میں خیر بہت ہی کم مگر شر بے انتہا ہے، ایک بڑی فوج چھوٹی معلوم ہوتی ہے اور چھوٹی فوج کا خاتمہ ہو جائے گا، اس علاقے کے آگے بدتر حالات کا سامنا ہوگا، پھر حضرت عمر فاروقؓ نے سپہ سالار کو حکم دیا کہ اب وہ مزید پیش قدمی نہ کریں''۔ چناں چہ اس مرتبہ فاتحین نے دریائے سندھ پار نہیں کیا۔

حضرت عمرو بن حکم غفاریؓ رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرامؓ اور فاتحین میں سے ہیں، ۲۳ھ میں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کو فتح مکران کے لئے روانہ کیا، اس طرح مکران آپؓ ہی کے ہاتھوں فتح ہوا اور آپؓ ہی فاتح مکران کہلائے۔ (۱۶) حضرت عاصم بن عمرو التمیمیؓ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے مشہور سپہ سالار کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے، آپؓ پہلے صحابی رسول ہیں، جنھوں نے ہلمند (افغانستان) کے علاوہ مکران اور خاران (بلوچستان) اور وادی سندھ کی فتح میں حصہ لیا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ (۱۷) حضرت عبداللہ بن عمیر اشجعیؓ جو کہ ۲۳ھ کی فوجی مہمات میں شامل تھے، آپؓ نے بلاد سندھ کی فتوحات میں حصہ لیا، جن میں مکران اور خاران (بلوچستان) شامل تھے، انھوں نے یہاں شہادت پائی۔ (۱۸)

اسی طرح عہد فاروقیؓ میں بلوچستان کے علاقے مکران، خاران اور دیگر علاقوں کی طرف یہ ابتدائی پیش قدمی تھی جس میں یہ خطہ اسلام کے نور سے منور ہوا۔ حضرت عثمان غنیؓ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو بھی فتوحات اسلامی کا دور دورہ تھا، حضرت حکیم بن جبلہؓ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں، آپؓ کو سندھ (اس دور میں بلوچستان کا علاقہ مکران، گنداوہ وغیرہ سندھ میں شامل تھے) حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں آپؓ کو بلوچستان کے سب سے پہلے قاضی ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔ (۱۹) جبکہ عہد عثمانیؓ میں ۲۹ھ میں حضرت عبیداللہ بن معمر بن عثمانؓ کو حضرت عثمان غنیؓ نے مکران (بلوچستان) کی مہم کا امیر بنا کر بھیجا، جہاں آپؓ نے شاندار فتوحات حاصل کیں۔ (۲۰)

آپؓ کی شہادت کے بعد حضرت عمیر بن عثمان بن سعدؓ صحابی رسول ﷺ ۲۹ھ میں مکران کے امیر مقرر ہوئے۔ (۲۱) ایسے ہی ایک اور صحابی رسول ﷺ جن کا اسم گرامی مجاشع بن مسعود سلمیؓ ہے، فاتحین بلوچستان میں سے ہیں، آپؓ نے کابل (افغانستان)، بلوچستان، (پاکستان) اور کرمان (ایران) کے علاقے فتح کئے، چنانچہ آپؓ کی فتوحات کے بعد مسلمان مستقل طور پر بلوچستان میں آباد ہوئے، اور یوں

بلوچستان کا خطہ اسلام کے نور سے منور ہوا اور اشاعتِ اسلام کی راہیں ہموار ہوئیں۔(۲۲) اسی عہد ۳۵ھ میں خراسان کے حاکم حضرت ابن عامرؓ نے بلوچستان کے علاقے خاران کو فتح کر کے سیستان میں ضم کر دیا، اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا، اس کے بعد آپؓ نے قلات (بلوچستان) کو فتح کیا۔(۲۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عہد ۳۵ھ میں حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد شروع ہوا تو آپؓ کے دورِ خلافت میں ۳۸ھ کے اواخر میں اسلامی فوج مکران سے ہوتی ہوئی سندھ میں داخل ہوئی تو قیقان، نال، خضدار اور جھالاوان (بلوچستان کے علاقے) فتح ہوئے۔(۲۴) ایسے ہی ایک اور صحابی رسول ﷺ خیر بن راشد ناجی سامیؓ کا حضرت علیؓ کے دور میں مکران (بلوچستان) آنا بھی ثابت ہے۔(۲۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دورِ خلافت کے بعد ۴۰ھ میں جب حضرت امیر معاویہؓ کا دورِ خلافت شروع ہوا تو بھی اس دور میں عربوں نے بدستور برصغیر پر حملے جاری رکھے، چنانچہ حضرت عمر بن عبیداللہ بن معمر تیمیؓ نے بلوچستان کے علاقہ لسبیلہ پر حملہ کر کے اسے فتح کیا، اور سندھ کا ایک شہر ارمائل (ارمن بیلہ) پر فتح حاصل کی، یہ اس زمانے میں بہت بڑا شہر تھا اور سرزمین سندھ میں مکران اور دیبل کے درمیان واقع تھا آج کل یہ شہر قلات میں واقع ہے، حضرت عمر بن عبداللہؓ نے وہاں ایک مسجد بھی تعمیر کروائی تھی۔ حضرت مہلب بن ابوصفرہؓ کو امیر معاویہؓ نے مکران بھیجا جس کے بعد آپ قلات تک آگئے اور نال بلوچستان کے مقام پر آپ کی سرکردگی میں مسلمانوں نے جنگ لڑی، جہاں قندابیل (گنداوہ بلوچستان) میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد وہ لاہور، بنوں اور کوہاٹ تک جا پہنچے۔(۲۶) حضرت یاسر بن سوار عبدیؓ آپؓ اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن عبدیؓ کے ہمراہ ۴۷ھ میں قیقان (موجودہ قلات) کی جنگ میں موجود تھے۔(۲۷)

حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ خلافت کے بعد ۶۰ھ میں یزید کا دور شروع ہوا تو اس دور میں بھی عربوں کے حملے بدستور جاری تھے، اس عہد میں ایک صحابی رسول ﷺ کا بلوچستان آنا ثابت ہے، جن کا اسم گرامی حضرت منذر بن جارود عبدیؓ ہے، آپؓ حضرت سنان بن سلمہؓ کی شہادت کے متصل بعد ان کی جگہ بلوچستان کے حاکم بنے، آپؓ نے بوقان (خاران) اور قلات میں جہاد کیا، اسی اثنا میں انھوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔(۲۸)

تاریخی حقائق اس امر کی نشاندہی کرتے نظر آتے ہیں کہ خطہ برصغیر بالخصوص دیار مکران، بلوچستان وادی مہران سندھ میں رسول اللہ ﷺ کے پچیس صحابہ کرامؓ تشریف لائے۔ بارہ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں، پانچ حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں، تین حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں، چار حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ امارت میں اور ایک یزید بن معاویہؓ کے زمانہ حکمرانی میں۔(۲۹) اس طرح بلوچستان میں مذکورہ صحابہ کرامؓ کی آمد سے اس خطے میں دعوتِ دین، اسلام کی تبلیغ اور دینِ مبین کی ترویج و اشاعت کی راہیں ہموار ہوئیں اور اس طرح نہ صرف بلوچستان بلکہ برصغیر پاک و ہند میں بالعموم اور مکران و بلوچستان میں بالخصوص اشاعتِ اسلام کی قابل فخر تاریخ رقم ہوئی، ذیل میں ان پچیس صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی درج کیے جاتے ہیں، جو مختلف ادوار میں برصغیر میں سندھ و بلوچستان کے راستے سے تشریف لائے چنانچہ عہد فاروقیؓ میں

(۱) ''حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفیؓ خیار صحابہؓ میں سے تھے، انہوں نے بلاد ہند میں تین جنگیں لڑیں۔

(۲) حضرت حکم بن ابوالعاص ثقفیؓ نے بندرگاہ تھانہ اور بھڑوچ فتح کیے۔

(۳) حضرت مغیرہ بن ابوالعاص ثقفیؓ، انہوں نے دیبل فتح کیا۔

(۴) ربیع بن زیاد حارثی مذحجیؓ۔ کرمان اور مکران کے علاقوں میں جہاد کیا۔

(۵) حکم بن عمرو بن مجدع ثعلبی غفاریؓ، فاتح مکران۔

(۶) عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان انصاریؓ فتح مکران میں شامل ہوئے۔

(۷) حضرت سہل بن عدی بن مالک خزرجی انصاریؓ۔ موصوف محترم نے جنگ مکران میں شرکت کی۔

(۸) حضرت شہاب بن مخارق بن شہاب تمیمی یا مازنیؓ۔ یہ مدرک ہیں، فتح مکران میں شامل ہوئے۔

(۹) صحار بن عباس عبدیؓ جنگ مکران میں شمولیت کی۔

(۱۰) عاصم بن عمر تمیمیؓ۔ نواحی سندھ اور سجستان کے ارد گرد کے علاقے فتح کئے۔

(۱۱) عبداللہ بن عمیر اشجعیؓ بعض بلادِ سندھ فتح کئے۔

(۱۲) نسیر بن دیسم بن ثور عجلیؓ مخضرم تھے۔ بلوچستان کا کچھ حصہ فتح کیا۔''(۳۰)

جبکہ عہدِ عثمانیؓ میں مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ تشریف لائے۔

(۱۳) ''حلیم بن جبلہ عبدیؓ یہ مدرک ہیں اور یہ بلادِ ہند کے پہلے مسلم سیاح اور یہاں کے حالات کے عالم۔

(۱۴) عبیداللہ بن معمر بن عثمان قرشی تیمیؓ فاتح مکران اور اس کے امیر تھے۔

(۱۵) عمیر بن عثمان بن سعدؓ امیر مکران۔

(۱۶) مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ سلمیؓ فاتح مکران۔

(۱۷) عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب قرشی عبشمیؓ نے سجستان اور کابل فتح کئے اور نواحی ہند کے کچھ علاقوں پر قبضہ کیا۔(۳۱)

جب کہ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ سندھ و بلوچستان تشریف لائے۔

(۱۸) خریت بن راشد ناجی سامیؓ واردِ مکران ہوئے۔

(۱۹) عبداللہ بن سوید تمیمی شقریؓ مخضرم تھے، غزوۂ سندھ میں شامل ہوئے۔

(۲۰) کلیب بن ابو وائلؓ صحابی یا تابعی تھے، ہندوستان آئے کہتے ہیں کہ، انہوں نے ایک درخت دیکھا جس کے ایک سرخ رنگ کے پھول پر سفید حروف میں "محمد رسول اللہ" کے الفاظ مرقوم تھے۔''(۳۲) جبکہ حضرت امیر معاویہؓ کے عہدِ امارت میں مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ اس خطے میں اشاعتِ دین اور اس خطے کو اسلام کے نور سے منور کرنے والوں میں شامل ہیں۔

(۲۱) ''مہلب بن ابو صفرہ ازدی عتکیؓ یہ مدرک تھے، انھوں نے براستہ مکران، بلوچستان بنوں، لاہور اور سندھ کے ایک شہر بدھ تک تگ و تاز کی۔

(۲۲) عبداللہ بن سوار بن ہمام عبدیؓ مدرک تھے، بعض غزواتِ ہند میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔

(۲۳) یاسر بن سوار عبدیؓ مدرک یہاں کے ایک پہاڑی مقام قلات کی جنگ میں شامل ہوئے۔

(۲۴) سنان بن سلمہ بن محبق ہذلیؓ صحابی تھے ایک مرتبہ ہند کے مفتوحہ علاقوں کے والی مقرر ہوئے۔''(۳۳)

جبکہ عہدِ یزید بن معاویہؓ میں

(۲۵) ''منذر بن جارود عبدیؓ بوقان (موجودہ ضلع خاران) اور قلات وغیرہ علاقوں کی جنگوں میں شریک ہوئے اور وہیں وفات پائی

۔''(۳۴) ''برصغیر کا یہ خطہ اگرچہ بعض ملکوں کی بہ نسبت خطہ حجاز اور عرب سے بہت دور تھا، تاہم اسلامی تاریخ، کتب سیرت اور دیگر متعلقہ کتب کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ اس خطہ ارض دیارِ سندھ وہند/ بلوچستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرامؓ تشریف لائے، بعدازاں تابعینؒ، تبع تابعینؒ، محدثینؒ وفقہائے کرامؒ کی خاصی تعداد نے یہاں قدم رنجہ فرمایا اور ہر علم وفن سے وابستہ رجال کار نے بڑی تعداد میں اپنے وجودِ مسعود سے نہ صرف اس خطے کو رونق بخشی بلکہ یہاں تبلیغ دین اور اشاعتِ اسلام کی راہ ہموار کی۔''(۳۵)

یہ وہ حضرات صحابہ کرامؓ ہیں، جنہوں نے خلفائے راشدینؓ کے مختلف ادوار میں بلوچستان کے مذکورہ بالا علاقوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے اور یہاں اشاعتِ دین میں بھرپور حصہ لیا، اسلامی لشکر کی قیادت کی، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس خطہ کو زیرِ نگیں کرنے میں کافی تعداد میں صحابہ کرامؓ نے حصہ لیا، ان حضرات نے یہاں اشاعتِ دین کی خاطر تشریف لا کر سرزمین بلوچستان میں اسلامی تعلیمات کی داغ بیل ڈالی جس کے نتیجے میں کثیر تعداد میں اس خطہ کے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے، جس کے نتیجے میں برپا ہونے والا عہد ساز انقلاب اسلامی علوم وفنون، اسلامی طرزِ زندگی اور اسلامی تہذیب وتمدن اور ثقافت کا یہ سفر ہنوز جاری ہے، ان حضرات صحابہ کرامؓ کے بعد تابعینؒ اور تبع تابعینؒ نے اسی طرح ان کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے بلوچستان جسے بجا طور پر ''باب الاسلام'' ہونے کا شرف حاصل ہے، یہاں دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے سفر کو آگے بڑھایا، جس کے نتیجے میں اس خطے میں اسلام، اسلامی علوم وفنون اور اسلامی تہذیب وثقافت کا احیاء اور اشاعتِ دین کے اس دور کا آغاز ہوا جس کی بدولت نہ صرف خطہ بلوچستان بلکہ برصغیر اور اس کے قریبی ممالک میں اشاعتِ اسلام اور تبلیغ کی راہیں ہموار ہوئیں، مختصر لفظوں میں اگر کہا جائے، کہ بلوچستان برصغیر اور اس خطے کے دیگر علاقوں میں اشاعتِ دین کا دروازہ اور ''گیٹ وے'' ہے، تو بجا طور پر اس خطے کی تاریخ یہاں پروان چڑھنے والی تہذیب وثقافت اس کی تائید وتصدیق کرتی نظر آتی ہے۔

ان تاریخی آثار وحقائق اور روشن نقوش سے پتہ چلتا ہے کہ خطہ بلوچستان آغازِ اسلام کی پہلی صدی ہجری میں اسلام کے نور سے منور ہوا، یہاں اشاعتِ دین کی راہیں ہموار ہوئیں آج سے تقریباً چودہ سو برس قبل سرزمینِ بلوچستان اسلام کے نور سے منور ہوا یا انہی حضرات صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ، تبع تابعینؒ اور بزرگانِ دینؒ کا مرہونِ منت ہے کہ جن کے طفیل یہاں رشد وہدایت کے چشمے پھوٹ پڑے، اس خطے کے لوگوں نے اسلام کو سینوں سے لگایا، ان حضرات کے بعد آنے والے بزرگانِ دینؒ نے اپنے اپنے طور پر دین کی آبیاری کی اور رفتہ رفتہ اسلامی درسگاہوں کی بنیاد ڈالی گئی اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تا ابد جاری رہے گا، آج بھی بحمد للہ کثیر تعداد میں علمائے کرام اسلام اور اسلامی علوم وفنون کی اشاعت میں مصروفِ عمل ہیں، جہاں قرآن پاک اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں شب وروز بلند ہو رہی ہیں، ان تمام تاریخی آثار اور حقائق سے پتہ چلتا ہے، کہ خطہ بلوچستان وادی مہران سندھ سے پہلے اسلام کے نور سے منور ہو چکا تھا، بناء بریں اس لحاظ سے اور تاریخی آثار وحقائق کی روشنی میں بلوچستان کو ''باب الاسلام'' کہنا ہی قرین قیاس اور تاریخی حقائق کے عین مطابق ہے، بلوچستان اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ کے ہر عہد اور ہر دور میں اسلامی علوم وفنون اور دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کے حوالے سے ہر لحاظ سے ممتاز اور عہد آفرین ہے۔

(حواشی وحوالہ جات)

(۱) محمد ادریس/وادی سندھ کی تہذیب، کراچی، مکتبہ نیازی، ۱۹۵۹ء، ص ۲۲۵)
(۲) خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، ناشر جامعہ پنجاب، لاہور ۱۹۷۱ء، جلد دوم صفحہ ۳۲۳
(۳) مطھر بن طاھر المقدسی، (المتوفی ۳۵۵ھ) بیروت، کتاب البدأ و التاریخ مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ ۳/ ۷۸)
(۴) سعید ہوار/ تاریخ بلوچستان، کوئٹہ، مطبوعات الثناء، ۱۹۹۰ء، ص ۲۲۷
(۵) یاقوت حموی/ معجم البلدان دار صادر، بیروت، ۱۹۹۵ء، ج ۲، ص ۳۰۰
(۶) ایضاً ج ۶، ص ۳۵۳
(۷) ابن خرداذبہ/ المسالک والممالک، قاہرہ، ص ۵۷
نیز دیکھئے: مبارک پوری، قاضی محمد اطہر/ عرب وہند عہد رسالت میں، لاہور، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، ص ۱۷، ص ۱۸
(۸) السمعانی، عبدالکریم، (م ۵۶۲ھ): الانساب، حیدرآباد دکن مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۶۲ء، ۱۰/ ۳۲۹
(۹) ایضاً ج ۵، ص ۱۸۰، محولہ بالا
(۱۰) السمعانی، عبدالکریم، م ۵۶۲ھ، الانساب، ج ۱۰، ص ۴۳۳
(۱۱) محمد اسحٰق بھٹی/ برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۹۰ء، ص ۳۱)
(۱۲) ایضاً ص ۳۱)
(۱۳) عبدالرحمٰن براہوئی، ڈاکٹر، بلوچستان میں دینی ادب غیر مطبوعہ ص ۲۱۔
(۱۴) محمد بن اسحٰق بھٹی/ برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۹۰ء، ص ۳۰)
(۱۵) ابوالفداء اسمٰعیل بن عمر بن کثیر (المتوفی ۷۷۴ھ)/ البدایہ والنہایہ، بیروت، دار الفکر، ۱۹۸۶ء، ۷/ ۱۳۲
(۱۶) مبارک پوری، قاضی محمد اطہر/ خلافت راشدہ اور ہندوستان، سکھر، ۱۹۸۶ء، ص ۲۳۸، ۲۳۹۔
(۱۷) قریشی، محمد اسحٰق، ڈاکٹر/ علم حدیث میں پاک وہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۷۳ء، ص ۲۸۰
(۱۸) محمد اسحاق بھٹی/ فقہائے ہند، لاہور ۱۹۷۳ء، ص ۶
(۱۹) قاضی اطہر مبارک پوری، خلافت راشدہ اور ہندوستان، ص ۲۹۵
(۲۰) ایضاً خلافت راشدہ اور ہندوستان، ص ۲۵۴
(۲۱) محمد اسحاق بھٹی/ فقہائے ہند ۱/ ۱۹
(۲۲) محمد اسحاق بھٹی/ فقہائے ہند، ۱/ ۱۲ اور خلافت راشدہ اور ہندوستان قاضی اطہر مبارک پوری، ص ۲۶۱
(۲۳) بلوچستان کی تاریخ کے قدیم اوراق، مطبوعہ ماہنامہ بلوچی دنیا، ملتان/ دسمبر، ۱۹۸۳ء، ص ۴۱
(۲۴) محمد اسحاق بھٹی/ فقہائے ہند ۱/ ۱۴
(۲۵) محمد اسحاق بھٹی/ فقہائے ہند، ص ۱۴
(۲۶) محمد اسحاق بھٹی/ فقہائے ہند جلد اول ص ۹، ۱۰
(۲۷) خلافت امویہ اور ہندوستان، قاضی اطہر مبارک پوری، ص ۲۹۰
(۲۸) فقہائے ہند جلد اول، محمد اسحاق بھٹی، ص ۱۳
(۲۹) محمد اسحٰق بھٹی/ برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، ص ۳۱
(۳۰) محمد اسحٰق بھٹی/ فقہائے ہند، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۷۴ء، ۱/ ۱۲
(۳۱) ایضاً ۱/ ۱۲
(۳۲) ایضاً حوالہ سابقہ فقہائے ہند ۱/ ۱۲
(۳۳) ایضاً محولہ بالا ۱/ ۱۳
(۳۴) محمد اسحٰق بھٹی/ فقہائے ہند ۱/ ۱۳
(۳۵) محمد اسحٰق بھٹی/ برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، ص ۳۴۔

★ ★ ★